احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ جمعرات - ۱۴ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۰ - فتح ۱۳۷۱ ہش، ۱۰ - دسمبر ۱۹۹۲ء نمبر ۲۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے اعمال پر کبھی بھروسہ نہ کرو

یہ کبھی نہ سمجھنا کہ تم محض عبادت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کر سکتے ہو۔ بلکہ اگر تم خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ذلیل اور حقیر سمجھو اور ہمیشہ ڈرتے رہو کہ کہیں تمہارے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ نہ ٹھہریں اور وہ اس کے حضور قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور اُن کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل، راست قدم اور بُردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوتِ جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۱۱)

"میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں۔ بالفعل بارہ۱۲ آدمی منتخب کر کے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں۔ بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ ان کا اختیار ہو گا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گذاریں اور پھر دس پندرہ روز کے واسطے قادیان آجائیں۔

اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے (۔۔۔) ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاک دامن ہو۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دُور رہنے والے ہوں، لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دُشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دُکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۱۸)

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب فرماتی ہیں:

عزیزہ محترمہ امۃ السبوح صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے پتہ کا اپریشن بدھ کو ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اپریشن بھی بخیریت ہو جائے اور کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔

ولادت

مکرم قاضی فرید احمد صاحب ابن مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس و پرنٹر روزنامہ الفضل کو جرمنی میں مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "نبیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد صاحب بھٹی کا نواسہ، حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کا پڑپوتا اور حضرت مولانا محمد یار عارف صاحب کا پڑنواسہ ہے۔

احباب کرام سے نومولود کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

مورخہ ۸ دسمبر کو بابری مسجد کی شہادت پر رنج و غم کے اظہار کے ضمن میں دفتر الفضل کے دفاتر بند رہے لہٰذا ۹ نومبر ۱۹۹۲ء کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ چونکہ صفحات ۳، ۴، ۵، ۶، پر مشتمل کاپی اس وقت شائع ہو چکی تھی۔ لہٰذا آج کے شمارہ میں اندر کے صفحات یعنی صفحہ نمبر ۳، ۴، ۵، اور ۶ پر ۹ نومبر ۱۹۹۲ء کی تاریخ شائع ہو رہی ہے۔ جبکہ باہر کے صفحات پر ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء کی تاریخ ہے۔ یہ شمارہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء کا ہے۔

قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرما لیں۔

(مینیجر)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے دینی و دنیاوی ترقیات کے سامان پیدا ہوتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تمہاری اپنی جانوں کا ہی اس میں فائدہ ہے۔ فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھائیگا۔ یہ بڑھوتی اس دنیا میں دو شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اخروی زندگی میں اپنے رنگ میں ظاہر ہو گی۔ اس دنیا میں یہ بڑھوتی مال کی بڑھوتی کے رنگ میں بھی ظاہر ہوتی ہے اور تقویٰ اور اخلاص میں بھی انسان کا قدم آگے بڑھتا ہے۔ کیونکہ وہ روکیں جو انسان کی راہ میں پیدا ہوتی ہیں اور اسکی روحانی ترقیات کو محدود کر دیتی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اور اپنی (بخشش) کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر قدر کرنے والی اور شکر گزار کون ہستی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ وہ تمام مادی اموال کا حقیقی

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ـ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ـ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ ـ فتح ۱۳۷۱ ہش ـ ۱۰ ـ دسمبر ۱۹۹۲ء

بابری مسجد کا المناک سانحہ

بُرا ہُوا اور بہت بُرا ہُوا ـ سپریم کورٹ کے فیصلے اور صوبائی حکومت کے وعدے کے باوجود متشدّد ہندوؤں نے بابری مسجد کو شہید کر دیا ـ صوبائی حکومت اس المناک سانحہ کو وقوع پذیر ہونے سے کیوں نہ بچا سکی ـ اور وزیر اعظم نرسیما راؤ کی انتظامیہ بر وقت دخل اندازی کیوں نہ کر سکی ـ یہ باتیں تو اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں ـ اور اسی طرح مسجد کا شہید کیا جانا بھی ـ اب یہ باتیں واپس نہیں آ سکتیں ـ بھارتی حکومت اگر مسجد دوبارہ تعمیر بھی کر دے ـ اور اسے ایسا ضرور کرنا چاہیئے ـ تو متشدّد ہندوؤں نے جو کچھ کر لیا ہے اس کا زخم ہر مذہب سے محبت کرنے والے کے دل سے تا قیامت مِٹ نہ سکے گا ـ یہ زخم نہ صرف مسلمانوں کے دلوں پر لگا ہے بلکہ ہر وہ شخص جو خدا کو مانتا ہے اور اس کی پرستش کرتا ہے اور اس کے نام پر رواداری کا قائل ہے اس کے دل پر لگا ہے ـ مسجد تو مسلمانوں کی تھی ـ لیکن گھر خدا کا تھا ـ اور ہر خدا والے کو اس کا دلی رنج ہے ـ نہ مسجد والے چُپ رہیں گے نہ خدا اس سانحہ پر خاموش رہے گا ـ اس المناک حادثہ کا جو اثر ظاہر ہُوا ہے ـ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دل چھلنی ہو گئے ہیں ـ اور بدن زخمی ـ اس کا اب کوئی مداوا نظر نہیں آتا ـ

یہ مسجد ـ اگر ہندو اس کی مسجد کی حیثیت سے قدر نہ بھی کریں ـ تو ان ناہنجار لوگوں کو اتنا تو خیال آنا چاہیئے تھا کہ سینکڑوں سال پرانی یہ عمارت اور وہ بھی ایسی جس کا نام ایک شاہی خاندان سے وابستہ تھا ـ ہندوستان کی ثقافت کا ایک حصہ تھا ـ اگر ثقافت کے ناطے ذرا ذرا سی چیز کو بھی محفوظ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ـ بلکہ پرانے زمانے کی ٹھیکریوں کے لئے بھی عجائب گھر تعمیر کئے جاتے ہیں تو یہ تو ایک بہت بڑا ورثہ تھا ـ کسی ایک مذہب کا ہی سہی ـ لیکن تھا ہندوستان میں بسنے والوں کا ـ

افسوس ہے کہ ان میں سے کسی بات کا بھی خیال نہیں رکھا گیا ـ مسجد شہید کی گئی ـ دل توڑے گئے ـ ملکی تعلقات توڑے گئے ـ کتنا ظلم ہے انسانیت پر ـ اس کا اندازہ لگتا رہے گا ـ اور آنے والی کئی صدیوں تک یہ اندازہ لگایا جاتا رہے گا اور پیمانہ بھر نہیں پائے گا ـ ہم تو صرف دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مختلف المذاہب انسانوں کو باہمدگر مل جل کر رہنے کا سلیقہ عطا کرے ـ اس سانحہ سے ہمارے دل پارہ پارہ ہیں اور آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں ـ

آنکھوں سے میری خون رواں ہے رواں رہے
دل کے یقیں پہ سایۂ وہم و گماں رہے
اللہ کے گھروں کو جنہوں نے کیا شہید
کس طرح ان پہ ذاتِ خدا مہرباں رہے

ابوالاقبال

مَیں نے مانگا تھا بہت کچھ پہ مِلا کچھ بھی نہیں
میرے ناکردہ گُنہ کی یہ سزا کچھ بھی نہیں

تجھ کو یہ شوق کہ مَیں بھی تجھے پتّھر ماروں
میرے ہاتھوں میں گلِ تر کے سوا کچھ بھی نہیں

تیری آنکھوں سے جو شعلے نہ برستے دیکھے
مَیں یہ سمجھا میرا معیارِ وفا کچھ بھی نہیں

زخم پر زخم لگے ہیں مرے دل پر لیکن
آنکھ کہتی ہے یہ اندازِ جفا کچھ بھی نہیں

آدمی غور سے دیکھے تو سمجھ جاتا ہے
یہ ہوائیں، یہ فضائیں، یہ خلا کچھ بھی نہیں

وہ نِگاہوں سے بہت دُور ہے پر ہے تو سہی
جو نظر آئے وہ مٹّی کا خدا کچھ بھی نہیں

وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہم کو مِٹا ڈالیں گے
اب وہ کہتے ہیں کہ ہم سے تو ہُوا کچھ بھی نہیں

مجھ کو ناکام محبّت سے گِلہ کیوں ہو گا
کیا گیا ہاتھ سے اپنے، جو مِلا کچھ بھی نہیں

مَیں نے دیوار پہ رکھ دی ہے چراغوں کی قطار
اور اس گھر میں مِرا اپنا پتہ کچھ بھی نہیں

مَیں تو لمحوں کو سمجھتا تھا جرس کی مانند
اور صدیوں کی، نسیمؔ، اپنی صدا کچھ بھی نہیں

نسیم سیفی

"جب تک غیر اللہ سے کٹ کر خدا کے نہیں ہو جاتے یا غیر اللہ سے کٹنے کا سلسلہ شروع نہیں کر دیتے اس وقت تک ہمارے سارے کام خدا نہیں بنائے گا ـ ـ ـ خدا تو وہی کام بنایا کرتا ہے جن میں تمام تر توکل اور انحصار انسان خدا کی ذات پر ہی کرے ـ پس تبتّل کا یہ معنی ہے کہ دنیا سے اپنی امیدیں ـ اپنی حرصیں ـ اپنے خوف ـ اپنی سب طمعیں کاٹ لاؤ اور صرف خدا ہی پر توکل کرو ـ اسی کے ہو جاؤ اور پھر دیکھو کہ تمہارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے بنائے گا ـ"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ـ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

علمی مسائل

عربی زبان میں دینے کے لئے کئی الفاظ استعمال ہوتے ہیں رزق بھی اور ہبہ بھی اور عطا بھی اور من بھی اور احسان بھی اور انعام بھی اور ایتاء بھی۔ اور بھی کئی الفاظ ہیں لیکن قرآن کریم میں یہی سات لفظ استعمال کئے ہیں۔ ان میں ایتاء تو صرف دینے کے معنے میں استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اَتی سے بنا ہے جس کے معنے کسی کے پاس آنے کے ہوتے ہیں اور ایتاء کے معنے کسی کے پاس لانے کے ہوتے ہیں۔ جس سے آگے دینے کے معنے ہو گئے۔ کیونکہ کسی کے پاس کوئی چیز لانے سے مراد غالب طور پر اسے وہ چیز دینا ہوتا ہے۔ غرض یہ لفظ محض دینے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے خواہ وہ چیز بڑی ہو یا چھوٹی۔ اچھی ہو یا بُری۔ اور قرآن کریم میں متعدد بار ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دوسرا لفظ عطا ہے۔ یہ لفظ اتی سے زیادہ اہم مفہوم بیان کرتا ہے اور معمولی دینے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ بالعموم ایسی چیز کے دینے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جسے اس چیز کا حاصل کرنے والا ایک نعمت خیال کرتا ہو۔ اور اسے شوق سے لے۔ اس لفظ کو اسی موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جبکہ وہ چیز جو دی جائے۔ اس کے لئے جسے دی جائے مفید اور کار آمد ہو۔ چنانچہ عطار کے معنے خدمت کے بھی ہوتے ہیں اور تعاطی کے معنے ایڑیاں اٹھا کر اور ہاتھ بلند کر کے کسی چیز کے لینے کے ہوتے ہیں۔ من۔ احسان اور انعام زیادہ تر حسن سلوک کے معنوں پر دلالت کرتے ہیں اور لینے والے کی کسی خاص حالت کو ظاہر کرنے کی بجائے دینے والے کے نیک جذبات پر دلالت کرتے ہیں۔ وَھَبَ کے معنوں میں اس امر پر زور ہے کہ دینے والے نے جو کچھ دیا ہے اس کے بدلے میں کسی عوض یا بدلے کی امید نہیں رکھی۔ رزق کا لفظ جو یہاں استعمال ہوا ہے اس کے معنے بھی دینے کے ہیں لیکن اس کے معنوں میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ جو چیز دی گئی ہے اس میں لینے والے کی ضرورت کو پورا کیا ہے گویا علاوہ دینے کے معنوں کے اس میں پانے والے کی ضرورت کی طرف بھی اور اس کے پورا ہونے کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ انسانی ضرورت بار بار پیدا ہوتی ہے۔ رزق اس عطا کو کہتے ہیں جو بار بار ضرورت کے مطابق نازل ہو۔ چنانچہ مفردات راغب میں لکھا ہے کہ رزق اس عطا کو کہتے ہیں جو بار بار نازل ہوتی رہے۔ اور حصے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ کے معنے بھی اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ رزق درحقیقت قدر کفایت کا نام ہے۔ اور حصہ بھی اسی کا نام ہے کہ جس جس قدر کسی کو ضرورت ہو اس کے مطابق چیز مل جائے۔ کلام الٰہی میں آتا ہے کہ ہر جنس کی ضرورت کے مطابق اللہ نے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔

محض اردو دان طبقہ میں یہ غلط خیال رائج ہے کہ رزق کے معنے صرف کھانے پینے کی چیزوں کے ہیں۔ حالانکہ اصل میں رزق کے معنے بقدر ضرورت سامان مہیا کر دینے کے ہیں۔ بے شک انہی معنوں سے غذا کے معنے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی انسان کا ضروری حصہ ہے۔ مگر وہ اصل معنے نہیں بلکہ بعد میں ضمناً پیدا ہو گئے۔ پس (اس سے جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں) کے معنے یہ ہیں کہ جو کچھ بھی تم کو ہم نے دیا ہو۔ خواہ علم ہو عزت ہو عقل ہو مال ہو دولت ہو اس میں سے ایک حصہ تم کو خرچ کرنا چاہیئے۔ پس اس جملہ کے یہ معنے نہیں کہ جو کچھ تم کو کھانے پینے کی اشیاء ملی ہیں ان میں سے کچھ غریبوں کو بھی کھلاؤ کیونکہ نہ تو اس جملہ میں غریبوں کا ذکر ہے نہ اس چیز کی تعیین ہے جسے خرچ کرنا ہے اور ہمارا کوئی حق نہیں کہ جن اشیاء کو خدا تعالیٰ نے بغیر حد بندی کے چھوڑ دیا ہے ہم ان کے لئے اپنے پاس سے حد بندی مقرر کریں۔

اللہ تعالیٰ (یہاں) صرف اس قدر فرماتا ہے کہ جو کچھ ہم نے تمہاری ضرورتوں کے مطابق دیا ہے اسے خرچ کرو۔ یہ ضرورت کے مطابق ملنے والی چیز علم بھی ہو سکتا ہے۔ عقل بھی جرأت بھی۔ غیرت بھی وفا بھی ہاتھ پاؤں کی خدمت بھی۔ آنکھ ناک کی خدمت بھی روپیہ پیسہ کی خدمت بھی۔ غرض کوئی چیز جس کی نسبت کہا جا سکے کہ خدا تعالیٰ نے دی ہے اور کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دی ہے اس کے خرچ کرنے کا حکم ہے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ روپیہ تو دوسروں کو امداد کے طور پر دیتا ہو لیکن مثلاً کھانا نہ دیتا ہو۔ یا کھانا دیتا ہو کپڑا نہ دیتا ہو۔ یا کپڑا تو دیتا ہو لیکن مکان نہ دیتا ہو۔ یا مکان تو دیتا ہو مگر اپنے ہاتھوں سے خدمت نہ کرتا ہو یا ہاتھوں سے خدمت تو کرتا ہو مگر اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہ پہنچاتا ہو تو وہ اس پر پوری طرح عامل نہ سمجھا جائے گا۔

ان معنوں کی رو سے ان لوگوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ جو تقریریں سنتے ہیں یا وعظ کی مجالس میں بیٹھتے ہیں تو انہیں خوب جوش آ جاتا ہے لیکن جب وہ علیحدگی میں جاتے ہیں تو ان کا ایمان کمزور پڑ جاتا ہے۔ ایسے لوگ درحقیقت معمولی مذہب رکھتے ہیں۔ اور ان کی حالت بھیڑ چال کی ہوتی ہے وہ دوسروں کی آراء کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔ ان کا اپنا مذہب کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو متنبہ کرتا ہے کہ ایسا ایمان بے حقیقت ہے۔ ایمان وہی ہے کہ جو ذاتی ہو اور صرف دوسروں کے جوش کو دیکھ کر بھڑک نہ اٹھتا ہو اور جو شخص ذاتی ایمان نہیں رکھتا اور اپنی قوم اور جماعت اور پر جوش واعظوں کی صحبت سے الگ ہو کر اس کے دل کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے یا مٹ جاتا ہے وہ متقی نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس کا ایمان اپنا ایمان نہیں بلکہ عارضی طور پر وہ دوسرے لوگوں سے مانگا ہوا ایمان ہے ایسے لوگوں کی نسبت قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا ہے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب صاحب ایمان کی مجالس میں آتے ہیں تو ان کی باتوں کو سن کر اور ان کے یقین اور ایمان کو دیکھ کر متاثر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی ان باتوں پر ایمان لاتے ہیں لیکن جب ان سے الگ ہوتے ہیں اور دین حق کے دشمنوں کی مجلس میں جاتے ہیں تو پھر ان کی سی کہنے لگتے ہیں اور ان کے خیالات سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی ہم عقیدہ ہیں اور جو صاحب ایمان کی ہاں میں ہاں ہم نے ملائی تھی۔ یہ صرف ایک مذاق تھا۔ ایسے لوگوں کا ایمان درحقیقت کوئی ایمان نہیں بلکہ یہ لوگ بے اصولے ہوتے ہیں (— ایمان لاتے ہیں) سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ متقی وہ ہوتا ہے جس کی زبان ہی ایمان کا دعویٰ نہیں کرتی بلکہ اس کا دل بھی صداقت کا مصدق ہوتا ہے اور وہ جب صاحب ایمان کی صحبت سے دور ہوتا ہے مثلاً غیر ملکوں اور غیر مذاہب کے پیروؤں میں چلا جاتا ہے جہاں اس کے ہم مذہب نہیں ملتے تو بھی اس کا ایمان ڈگمگاتا نہیں یا کمزور نہیں ہوتا کیونکہ وہ دوسروں کی نقل کرنے والا نہیں تھا۔ بلکہ یقین اور وثوق سے ایمان پر قائم تھا۔ اس مضمون سے ان (—) طلباء کو جو تعلیم کی خاطر کالجوں میں داخل ہوتے ہیں یا دوسرے ممالک میں جاتے ہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اپنے ایمان کا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ اگر وہ صاحب ایمان کے ماحول سے جدا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کو سمجھ کر نہیں مانا تھا۔ اور ان کا ایمان ذاتی نہ تھا بلکہ صرف اپنے ماحول کی ایک صدائے بازگشت تھا۔

تلقین عمل

اسی طرح روحانی اخلاق سے بھی پورے طور پر فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ ان کی فروع نہ نکلیں۔ اور جس طرح فروع کا اندازہ انسان پہلے نہیں لگا سکتا اسی طرح فروعی اخلاق کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے کیونکہ فروعی اخلاق کی یہ حالت ہے کہ ان میں سے بعض اخلاق ایسے ہیں جو ایک وقت ایک شکل میں ہوتے ہیں اور دوسرے وقت دوسری شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی ایک حالت نہیں رہتی۔ ایک وقت وہ اچھے سمجھے جاتے ہیں اور دوسرے وقت میں وہی اخلاق برے سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے فروعی اخلاق کی نگرانی مشکل ہوتی ہے ہاں صحبت صالح انسان کے اندر جلا پیدا کرتی ہے اور وہ فروعی اخلاق کے متعلق ان کی حالت کے لحاظ سے امتیاز کر سکتا ہے۔ بہرحال پہلے اصولی اخلاق کا جاننا ضروری ہوتا ہے اور اخلاق کی نگرانی کے لئے میرے خیال میں ضروری ہے کہ خدام الاحمدیہ اپنے ہاں ایک سیکرٹری مقرر کرے جو اخلاق کی نگرانی بھی کرے اور ساتھ ہی تعلیم کی نگرانی کی طرف خاص توجہ دے۔ جیسا کہ میں نے پرسوں کے خطبہ میں کہا ہے۔ اخلاق کی نگرانی کے لئے تعلیم کی نگرانی ضروری ہے۔ اور یہ اصل کام ہے۔ جہاں جہاں خدام الاحمدیہ کی جماعتیں قائم ہیں وہاں ایک ایسا سیکرٹری مقرر کیا جائے جو دس سال سے بیس سال کے لڑکوں کی فہرست تیار کرے کہ کتنے لڑکے اس جماعت میں ہیں۔ ان میں سے کتنے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کتنے لڑکے تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ جو تعلیم حاصل نہیں کر رہے ان کے والدین کو توجہ دلائیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں۔ اگر اس کے کہنے کے باوجود والدین تعلیم دلانے کیلئے تیار نہ ہوں تو وہ اپنے طور پر مرکز میں رپورٹ کرے کہ مرکز ان کی رپورٹ سے تمام حالات سے آگاہ ہو جائے . . . . میں چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ جہاں تک ہو سکے تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کرے یہ ضروری نہیں کہ مدرسے ہی جاری کئے جائیں بلکہ اگر خدام الاحمدیہ ایسا کریں کہ میرے نزدیک یہ طولِ عمل ہوگا۔ میرا مطلب تعلیم کو عام کرنے سے یہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبد السلام کی نظریں ۔ دوسرے نوبل انعام پر

پاکستان نژاد فزکس کے سائنسدان عبد السلام جن کو ۱۹۷۹ء میں "سب اٹامک ذرّات اور وہ قوتیں جو مادے کو یکجا رکھتی ہیں" کے موضوع پر تحقیق کے نتیجہ میں نوبل انعام دیا گیا تھا۔ اب ان کی نظریں ایک اور نوبل انعام پر لگی ہوئی ہیں لیکن اس دفعہ یہ میدان بائیولوجی کا ہوگا۔

ڈاکٹر سلام جن کی عمر اس وقت ۶۶ سال ہے، نے رائٹر کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے بنیادی قوتوں کے علم کو امینو ایسڈز کے کردار پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ امینو ایسڈز کو زمین پر موجود زندگی کے بنیادی یونٹ کے طور پر جانا جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس وقت تک جو غور و فکر کیا ہے وہ انہیں اس طرف لے جا رہا ہے کہ زندگی کا مبدا، منبع اس کائنات میں کسی اور جگہ پر ہے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ زندگی غالباً کسی دوسرے سیارے پر پھولی پھلی اور پھر اس زمین پر آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ خیال ثابت ہو جائے تو یقیناً ایک نوبل انعام کی بنیاد بنے گی۔

ڈاکٹر سلام کی اس دلیل کے حق میں سب سے پہلی بات یہ ناقابلِ حل حقیقت ہے کہ جو امینو ایسڈ زندگی کی شکل میں اس زمین پر پائے جاتے ہیں وہ قریباً ہمیشہ بائیں طرف جمع ہو جاتے ہیں۔

یہ ہے وہ معمّہ۔ امینو ایسڈز خاص ماحول میں بائیں طرف مڑتے ہیں لیکن یہ ماحول ہماری اس دنیا میں نہیں پایا جاتا۔

کیمیا دان اس دائیں بائیں میں تقسیم کے متعلق جانتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک خدائی کام ہے۔ یہ بات ڈاکٹر سلام نے طنزیہ کہی حالانکہ وہ ان چند نامور فزکس کے سائنس دانوں میں سے ایک ہیں جو ابھی تک اپنے مذہبی عقیدہ پر قائم ہیں۔

ڈاکٹر سلام جو کہ اٹلی کے شہر ٹریسٹے میں واقع انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوراٹیکل فزکس کے سربراہ ہیں، یقین رکھتے ہیں کہ یہ دائیں سے بائیں طرف جھکاؤ منفی ۷۳ ڈگری سیلسیس یا منفی ۱۰۰ ڈگری فارن ہائیٹ پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے انہوں نے ٹریسٹے میں موجود سائنس دانوں کو کہا کہ وہ اس تھیوری کی جانچ پڑتال کریں۔ لیکن یہ بات اتنی آسان نہیں جتنی کہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کم درجہ حرارت پر بھی جو کہ انہوں نے کہا ہے یہ تبدیلی جس کو فیز ٹرانزیشن کہا جاتا ہے کسی ایک دن میں ۱۰۰۰ بلین امینو ایسڈز مالیکیولز میں صرف ایک مالیکیول میں واقع ہو سکتا ہے۔

یہ نظریہ سب اٹامک زیڈ (Z) پارٹیکل کی کمیت سے اخذ کیا گیا ہے جس کو سلام نے ۱۹۷۰ء کی دہائی میں "ایجاد" کیا تھا۔ یہ کام انہوں نے اپنی اس تھیوری پر کام کرتے ہوئے کیا تھا جو الیکٹرو میگنیٹک فورس اور کمزور نیوکلیائی قوت کے تعلق کی وضاحت کرتی ہے۔ Z زیڈ پارٹیکل کی تصدیق بالآخر ۱۹۸۳ء میں ہو گئی۔

ڈاکٹر سلام نے کہا کہ انہوں نے اس دنیا سے باہر زندگی کی ابتدا کے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے اس کو ابھی تک قبول نہیں کیا گیا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں پہلے تجربات کے نتائج بھی منفی ہی رہے ہیں۔ لیکن میں ابھی تک کے الفاظ محض احتیاطاً کہہ رہا ہوں۔ انہوں نے یہ بات مسکراتے ہوئے کہی۔

سب اٹامک فزکس میں جو تازہ ترین دریافتیں ہوئی ہیں۔ کیمیا دان ان پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ میرے دریافت شدہ ڈبلیو (W) اور زیڈ (Z) ذرات کو دل سے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ وہ کیمیا دان ہیں جو کیمیائی قوتوں کے سوا کسی اور قوت کو نہیں مانتے۔

ڈاکٹر سلام ان دنوں کویت میں اپنی تیسری دنیا کی اکیڈمی آف سائنسز کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ یہ ادارہ ترقی پذیر ممالک میں سائنسی ترقی کے لئے ۱۹۸۵ء میں قائم کیا گیا تھا۔ لیکن ڈاکٹر سلام افریقہ اور مسلم دنیا میں سائنس کے فروغ کے لئے کوئی ایسے پُر امید نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سائنس کے معاملے میں یہ ممالک دنیا سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان معاشروں میں فی الحال سائنس کا کوئی مستقبل نظر نہیں آتا۔ بعض لوگ لاعلمی کو پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی لاعلم ہی رکھنا چاہتے ہیں۔

(روزنامہ ڈان کراچی ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء)

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات — نون سین

ایڈز کی بیماری

کہا جاتا ہے کہ اس وقت دنیا میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد بیس لاکھ ہے لیکن سال ۲۰۰۰ء تک یہ تعداد ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ہو جائے گی۔ اس وقت ہر پچیس آدمیوں میں سے ایک آدمی اس بیماری سے کسی نہ کسی درجے میں متاثر ہے اور اس سال ہر روز پانچ ہزار افراد کی اس میں زیادتی ہو رہی ہے۔ یکم دسمبر کو اس بیماری کے استیصال کے لئے عالمی دن منایا گیا۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض علاقوں میں بعض گروہوں نے بھرپور کوشش سے اس مرض کو کم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ چنانچہ اب کہا جاتا ہے کہ سماج گھرانوں سکول کالج یا کوئی ایسی جگہ جہاں زیادہ لوگ اکٹھے ہوتے ہوں اس مرض سے بچنے کی تدابیر کے اختیار کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ اور اسی بات پر زور دیا گیا ہے کہ ان تمام گروہوں کو ایڈز سے متعلق زیادہ سے زیادہ واقفیت بہم پہنچائی جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ بھرپور کوشش کر کے اس بیماری کو دنیا سے ختم کریں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بیماری شروع ہونے کے بعد بعض اوقات بارہ سے چودہ سال کے بعد پوری طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۲ سے ۱۴ سال تک انسانی جسم میں اس کا جرثومہ موجود رہتا ہے لیکن بیماری اس طرح ظاہر نہیں ہوتی کہ فوری طور پر علاج کی طرف توجہ کی جا سکے۔ بہر حال اگر کوشش جاری رکھی جائے اور سب لوگوں کو اس جرثومے سے آگاہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس بیماری کو خاصی حد تک کم نہ کر لیا جائے۔

ایک شخص پیدل لانگ مارچ

بعض اخبارات میں اقلیتوں کے رکن اسمبلی مسٹر جیمز سالک کو ایک بیز اٹھائے ہوئے دکھایا گیا ہے اور خبر یہ دی گئی ہے کہ جے سالک نے بنوں کی طرف پیدل لانگ مارچ شروع کر دیا ہے۔ بنوں صدرِ مملکت مسٹر غلام اسحٰق خان کا ضلع ہے مسٹر سالک کے اس لانگ مارچ کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے درمیان جو دیوار کھڑی کر دی گئی ہے اسے گرایا جائے اور اسی طرح شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کو شامل نہ کیا جائے۔ یاد رہے کہ مسٹر سالک پہلے بھی مختلف طریقوں سے احتجاجی مظاہرے کرتے رہے ہیں۔ ایک وقت میں انہوں نے اپنے آپ کو ایک صلیب کے ساتھ باندھ لیا تھا۔ اور بھوکے پیاسے کچھ وقت صلیب پر گذارا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ اس وقت پولیس نے انہیں اس صلیب سے اتارا اور نیچے گرا کر کچھ تھوڑی سی ان کی پٹائی بھی کی۔

ایک چھوٹی سی بات

جب سکولوں میں تقریری مقابلے ہوتے ہیں تو اگرچہ بعض ہونہار بچے اپنی تقریریں خود لکھ کر انہیں یاد کر کے تقریری مقابلے میں سناتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ وہ سنا نہیں رہے بلکہ تقریر کر رہے ہیں لیکن ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بہت سے بچے اپنے بڑوں سے تقریر لکھوا کر یاد کرتے ہیں اور اسے بطور اپنی تقریر کے پیش کرتے ہیں وہاں تو یہ بات چل جاتی ہے اس لئے کہ کہتے ہیں کہ تقریر ہوا میں اڑ جاتی ہے صرف انداز بیان دیکھنا ہوتا ہے۔ اور جو بچہ بہتر انداز بیان پیش کرتا ہے انعام کا حقدار ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک تحریر کا تعلق ہے خاص طور پر وہ تحریر جو کسی رسالے یا روزنامہ میں شائع ہونی ہو اس کے لئے یہ طریق کہ لکھے تو کوئی بڑا اور چھپوا دی جائے کسی چھوٹے کے نام سے یہ طریق مناسب نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو شخص کچھ لکھتا ہے اسی کے نام سے تحریر شائع ہونی چاہیئے۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص لکھنے کے قابل نہ ہو۔

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمید احمد ظفر

ایک سفرنامہ

زندگی ایک سفر ہے لیکن سفر بھی ایک زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ زمین کی سیر کرو تاکہ تم دیگر قوموں کے حالات جان سکو اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر انسان کا یقین پختہ ہو۔ انسان کائنات کا ایک بہت ہی چھوٹا ذرہ یعنی الارض کو دیکھ کر یہ اندازہ تو کر سکتا ہے کہ یہ محدود ذرہ اپنی ماہیت اور اس پر آباد مخلوق کے لحاظ سے کتنا وسیع اور متنوع ہے۔ تو پھر کائنات کی تو حدیں ہی نہیں اور اس کائنات کا پیدا کرنے والا اللہ یقیناً ایک ایسی ہستی ہے جس کے انوار اور خواص کا احاطہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس وراء الوریٰ ہستی نے اس کائنات کو پیدا کیا اور پھر انسان کو پیدا کیا۔ اس کا یہ کام ضرور کسی مقصد سے ہے اور وہ مقصد اللہ تعالیٰ کی جستجو اس کی عبادت، اس سے رہنمائی طلب کرنا، خدمت خلق کرنا اور ان سب باتوں سے لطف حاصل کرنا اور پھر اس جستجو میں بڑھتے جانا اور چلتے جانا۔ یہی زندگی کا سفر ہے۔

اس عاجز نے دنیا میں آنکھیں کھولنے کے بعد بہت سے سفر کئے اور ان سفروں کے دوران میں کئی ایسے واقعات ہوئے جو بھلائے نہیں جا سکتے۔ آج انہی واقعات کو احباب تک پہنچانے کا ارادہ ہے۔ میں صرف چیدہ چیدہ واقعات ہی بیان کروں گا۔ سفر کی لمبی تفصیلات سے حتی الوسع اجتناب کروں گا۔

دمشق میں چند روز

یورپ جاتے ہوئے چند دن دمشق میں قیام کیا۔ مکرم و محترم منیر الحصنی کے محلہ کا نام شاغور معلوم تھا لیکن اتنے بڑے شہر میں ڈھونڈنا مشکل تھا۔ بازار میں ان کے بھائی کی دوکان تھی۔ پوچھتے پوچھتے وہ مل گئی اور انہوں نے منیر الحصنی صاحب کو فون کر کے اپنی دکان پر ہی بلا لیا۔ بہت پیار سے ملے۔ والد صاحب محترم مدظلہ، نے ایک تعارفی خط انگریزی میں لکھ کر دیا تھا۔ پڑھ کر فرمانے لگے کہ اردو میں لکھ دیتے تو اچھا تھا۔ منیر الحصنی صاحب اردو فرانسیسی اور انگریزی اچھی طرح جانتے تھے اور عربی تو ان کی اپنی زبان تھی۔ بہت شوق سے احمدی دوستوں سے شام کو گھر پر ملاقات کروائی۔ اور دمشق کی سیر کا انتظام کیا۔ وہ گھر جو انہوں نے جماعت کیلئے وقف کیا ہوا تھا دکھایا کھانا انتہائی سادہ کھاتے تھے۔ یعنی دہی اور زیتون کا تیل عبادات اور خدمتِ خلق میں بہت شغف تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

آسٹریا میں

انز برک (INNS BROOK) آسٹریا کا ایک بہت ہی خوبصورت شہر ہے۔ جرمنی میں چند دن قیام کے دوران میں ایک جرمن دوست نے اسے دیکھنے کی سفارش کی۔ چنانچہ میونخ سے ہوائی ٹیکسی (AIR TAXI) لی۔ اس چھوٹے سے جہاز میں آگے پائلٹ کے ساتھ ایک مسافر کے لئے سیٹ اور دو سیٹیں پیچھے تھیں اور بس۔ مجھے پائلٹ نے اپنے ساتھ والی سیٹ پر بٹھا لیا۔ راستہ میں اس نے پوچھا کہ کیا پہلی دفعہ آسٹریا جا رہے ہو۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ مجھے کہنے لگا کہ پھر (INNS BROOK) شہر کی سیر کرانا تو میرا فرض ہے۔ چنانچہ ہوائی اڈہ پر اترنے سے پہلے دو چکر شہر کے نیچی پرواز کر کے لگائے اور مختلف جگہوں کا تعارف کرایا کہ یہ ضرور دیکھنا۔

اس زمانہ میں پاکستانیوں کے لئے جرمنی کے ویزے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن آسٹریا کے لئے تھی۔ اور میرے پاس ویزا نہیں تھا۔ امیگریشن پر ایک بہت ہی بوڑھے افسر سے واسطہ پڑا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس ویزا تو نہیں۔ واپسی کا ٹکٹ ضرور ہے۔ اگر شہر جانے کی اجازت نہیں دو گے تو واپس جرمنی چلا جاؤں گا۔ وہ صاحب کچھ شرمندہ اور پریشان ہو گئے اور فون کر کے اپنے سے اوپر کے افسر سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسافر کے پاس واپسی کا ٹکٹ اور رہنے کے لئے سرمایہ ہے تو اجازت دے دو۔ میں نے ٹکٹ اور نقدی دکھا دی اور مجھے اجازت مل گئی۔ اور اس طرح میں نے پہلے سے ویزا حاصل کئے بغیر ہی انز برک کی سیر کی وہ بھی کیا اچھا وقت تھا۔

واپسی کے لئے ہوائی اڈہ پہنچا تو ایک امریکن خاندان بھی سفر کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جہاز میں صرف تین سیٹیں تھیں۔ لہذا پائلٹ نے ان کو کہا کہ پہلے میں یہ تین سواریاں چھوڑ آتا ہوں پھر آپ کو آ کر لے جاؤں گا۔ وہ جہاز واقعی ایک ٹیکسی کے طور پر کام کرتا تھا۔

سپین میں

سپین کے شمال میں بل باؤ ایک شہر ہے یہ BASQ لوگوں کے علاقہ میں ہے اور بسق لوگ اس بات کو بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اس علاقہ کو اپنے زیرنگیں نہ لا سکے۔ اور بسق لوگوں نے اوپر سے پتھر پھینک کر مسلمانوں کو اپنے پہاڑوں پر چڑھنے سے روکے رکھا۔ اسی بسق قبیلہ کے ایک صاحب یونیورسٹی میں انجینئرنگ کے پروفیسر تھے۔ ان سے مذہب اور زبان پر گفتگو ہوتی رہی۔ بہت زندہ دل تھے۔ ایک ریستوران میں جو شہر سے باہر تھا دعوت ہوئی۔ ریستوران بہت خوبصورت اور کھانوں کے لئے مشہور تھا۔ یہ عاجز، وہ بسق پروفیسر، دو سپین کے انجینئر اور ایک اٹالین انجینئر کھانے پر مدعو تھے۔ کھانے کے شروع میں میں نے پھلوں کا جوس اور باقی سب نے اپنی اپنی پسند کی شراب طلب کی۔ جب یہ مشروبات میز پر رکھے گئے تو پروفیسر صاحب کو شرارت سوجھی اور انہوں نے ازراہِ مذاق اپنا شراب کا گلاس میرے آگے رکھ دیا اور میرا جوس کا گلاس اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔ باقی حاضرین اس مذاق کو دیکھ کر سوچ رہے تھے کہ دیکھیں اب کیا ہوتا ہے۔ معاً ایک خیال میرے ذہن میں آیا اور میں نے کہا پروفیسر صاحب آپ کی یہ پیشکش مجھے قبول ہے لیکن صرف ایک شرط پر۔ اب باقی لوگ اور خود پروفیسر صاحب بھی حیران تھے کہ یہ شخص تین دن سے ہمارے ساتھ ہے اور باوجود اصرار کے اس نے شراب کو ہاتھ نہیں لگایا۔ ان پروفیسر صاحب نے کیا جادو کر دیا ہے جو یہ ان کی پیشکش قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔

پروفیسر صاحب نے پوچھا کیا شرط؟ اس عاجز نے عرض کی کہ اس شرط پر کہ آئندہ سے آپ صرف جوس پئیں گے نہ کہ شراب۔ مجلس پر ایک عجیب سناٹا سا چھا گیا۔ اور پروفیسر صاحب نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنا شراب کا گلاس میرے سامنے سے اٹھا لیا اور میرا جوس کا گلاس واپس میرے سامنے رکھ دیا۔ اور مجلس کشتِ زعفران بن گئی اور پروفیسر صاحب کو انہوں نے چھیڑتے ہوئے کہا کہ لو اور ایسی حرکت کرو اور وہ جھینپ کر رہ گئے۔ ہاں تو پروفیسر صاحب سے بسق علاقہ میں ناکامی پر بات ہوئی۔ میں نے عرض کیا اس زمانہ میں لڑائی تلواروں اور پتھروں کی تھی۔ اب زمانہ دلیل اور برہان کا ہے۔ اس دفعہ جو حملہ سپین پر ہوا ہے۔ وہ بھی جنوب کی طرف سے ہے۔ لیکن یہ دلیل و برہان اور روحانیت کا حملہ ہے اور یہ دلوں اور روحوں کو فتح کرے گا اور اس کے لئے کسی توپ گولے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ روحانی اخلاق اقدار اور دعاؤں سے ہو گا اور اب بسق لوگ پتھروں سے اس حملہ کو نہیں روک سکیں گے بلکہ روحوں کی تڑپ اور پیاس کی وجہ سے خود اس کے لئے چشم براہ ہوں گے۔ اس عاجز نے بیت بشارت سپین کا ذکر کیا تو ان کے لئے بڑی حیرانگی کا باعث ہوا۔ اور بعض نے وہاں جا کر اس کو دیکھنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔ اللہ تعالیٰ سپین اور بسق علاقہ کے لوگوں کے دل اس روحانی فائدہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے کھول دے۔ سپین میں ہمارے بہت ہی دیرینہ اور بزرگ مربی مکرم کرم الہی صاحب ظفر سے ملاقات ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے نئے مبلغین کو کچھ دن کے لئے ضرور ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔

الحمرا میں بارہ چودہ سال کی ایک سیاح لڑکی جس کی والدہ اس کے ساتھ تھی، سے جب گفتگو شروع کی اور اللہ تعالیٰ کی ہستی اور روحانی باتوں کا جب تذکرہ چھڑا تو پاس کھڑی ہوئی اس کی والدہ کی آنکھوں میں چمک اس بات کا اظہار کر رہی تھی کہ ابھی مزید کچھ دیر اور بات چیت جاری رکھو۔ ایک ٹیکسی میں بیٹھے تو ڈرائیور سے گفتگو اس انداز میں شروع کی کہ اگر ایک ٹیکسی کو تین ڈرائیور چلا رہے ہوں تو کیا مسافر صحیح سلامت بھی پہنچے گا اور اگر پہنچے گا تو کہاں؟ یہ تثلیث کی طرف اشارہ تھا۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور ان کی باتوں سے اتنا خوش ہوا کہ ان کا ایڈریس مانگ کر لے گیا کہ وہ کسی وقت حاضر ہو گا تاکہ مزید بات چیت کر سکے۔

ای سی او میں کشمیریوں کا ذکر

ای سی او (اکنامک کوآپریشن آرگنائزیشن) کی دو روزہ میٹنگ کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے وزیراعظم نے عالمی برادری کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ ہندوستان کو کشمیریوں کے بنیادی انسانی حقوق کی پامالی سے روکا جائے۔ اور اس سے کہا جائے کہ وہ کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت جو انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ وہ اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ نہایت خوفناک حدوں کو چھو رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم کسی طرح بھی خاموش بیٹھ کر یہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتے انسانی حقوق کی اس قدر پامالی ہو اور وہ بھی ہمارے کشمیری بھائیوں کے ساتھ تو کوئی کس طرح توقع کر سکتا ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ آپ نے کہا کہ اسی طرح ہم بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں کے ساتھ تشدد ہوتے دیکھ کر خون کے آنسو روتے ہیں۔ سربیا کے لوگ مسلمانوں کی زندگی روز بروز زیادہ سے زیادہ اجیرن کرتے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان نے اپنے ای سی او کے ساتھیوں اور دوسرے ایسے ممالک سے جن سے ذہنی ہم آہنگی ہے۔ کوشش کی ہے کہ عالمی برادری کے ضمیر کو جھنجھوڑا جائے۔ آپ نے کہا کہ ہم عالمی برادری کو اصرار سے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ وہ ان مظالم کو جو سربیا کے لوگ بوسنیا کے مسلمان باشندوں پر ڈھا رہے ہیں ختم کروائے۔ اسی طرح آپ نے افغانستان کا بھی ذکر کیا

باقی صد ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

کھڑی کپاس میں گندم کی کاشت

پاکستان باوجود ایک زرعی ملک ہونے کے اور باوجود دنیا بھر میں بہترین اور وسیع آبپاشی کا نظام رکھنے کے ابھی تک گندم میں خود کفیل نہیں ہو سکا اور ہر سال اربوں کی گندم دوسرے ملکوں سے درآمد کرنے پر مجبور ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر وہ ممکن طریقہ بروئے کار لایا جائے جس سے گندم کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

آج کل کپاس کی بیشتر اقسام جلد زمین کو خالی کر دیتی ہیں لیکن پھر بھی گندم کی کاشت کے موسم میں ابھی کھیتوں میں کپاس کھڑی ہوتی ہے۔ اب تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کھڑی کپاس میں بھی گندم کاشت کی جا سکتی ہے اور اس طرح سے گندم کی کاشت کا رقبہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس کے لئے زمین بھی تیار نہیں کرنی پڑتی اس لئے اخراجات میں زمین کی تیاری کا خرچہ بھی کم ہو جاتا ہے اور گندم بھی بروقت کاشت کی جا سکتی ہے۔

کپاس میں گندم کی کاشت کے سلسلے میں چند اہم امور ذیل میں دیئے جاتے ہیں تا کہ خواہش مند زمینداران سے فائدہ اٹھا سکیں اور ملک کی یہ انتہائی ضروری خدمت میں بھی حصہ دار بن سکیں اور اپنی آمد میں بھی اضافہ کریں۔

شرح بیج ۴۰ کلوگرام فی ایکڑ بیج کو ۸ تا ۱۲ گھنٹے پانی میں بھگوئیں اور ۲ گرام فی کلوگرام کے حساب سے واٹاوکیس یا بنسلیٹ لگائیں۔

وقت کاشت وسط نومبر میں کھیت کو پانی سے بھر کر چھٹہ دیں

آب پاشی کاشت کے ۸ تا ۱۰ دن بعد ایک ہلکا سا پانی لگائیں۔ بعد میں حسب ضرورت آبپاشی کریں۔ کپاس کی چنائی ختم ہونے کے بعد چھڑیاں فوراً کاٹ دیں

کھاد ۵ بوری سپر فاسفیٹ، ایک بوری پوٹاشش، اور ایک بوری یوریا فی ایکڑ دوسرے پانی کے ساتھ دسمبر کے وسط میں دیں ۔ ۲ بوری یوریا فی ایکڑ جنوری میں ڈالیں۔ اس طریقہ کاشت سے کپاس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ دیکھا گیا ہے کہ پانی بند کرنے کے بعد جو ٹینڈے خشک ہو کر ان کھلے رہ جاتے ہیں وہ بھی دوبارہ پانی حاصل کرنے سے اپنی بڑھوتری مکمل کر کے کھل جاتے ہیں۔ اور گندم بھی بروقت کاشت ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ گندم کی بوائی کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرنا پڑتے اور گندم کی کاشت کے لئے زمین کی تیاری نہ کرنے سے کاشت بروقت ہو جاتی ہے۔ کپاس کاٹنے کے بعد گندم کاشت کرنے کے مقابلے میں گندم کی فصل بہتر طور پر جڑی بوٹیوں کا مقابلہ کرنے کے اہل ہوتی ہے بلکہ بعض حالات میں جڑی بوٹیاں دب جاتی ہیں۔

اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کپاس کی بوائی کے لئے اچھی طرح گہرا ہل چلا کر زمین تیار کی جائے اور زمین ہموار ہونی چاہیئے۔ اور کپاس کی جڑی بوٹیوں کی مکمل تلفی ہونی چاہیئے۔ اگر کپاس کی جڑی بوٹیوں کی تلفی مکمل طور پر کر دی جائے تو اول تو اس طریقہ کاشت میں گندم میں جڑی بوٹیاں مقابلتاً کم نکلتی ہیں۔ لیکن اگر محسوس کیا جائے کہ نسبتاً زیادہ ہیں تو پھر کیمیاوی زہروں کے ذریعے ان کی تلفی کا مناسب انتظام ضرور کیا جانا چاہیئے۔ یاد رکھیں سپرے ہمیشہ تر وتر میں کریں۔

اگر مزید معلومات درکار ہوں تو اپنے علاقے کے زرعی توسیعی افسروں یا تحقیقی ماہرین سے رابطہ قائم کریں۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

اور وہ اپنی بات کسی اور شخص کو بتا دے اور وہ لکھ کر اس طرح شائع کر دے کہ روایت فلاں شخص کی اور تحریر فلاں شخص کی۔ یہ ہو سکتا ہے اور اس میں کوئی برائی نہیں۔ لیکن بچوں کے لئے مضمون لکھ کر دینا اور انہیں بچوں ہی کے نام سے اخبارات یا رسالوں میں چھپوانا یہ حقیقی طور پر حوصلہ افزائی نہیں۔ ہمارے پاس بھی بعض اوقات ایسے چھوٹے بچوں کی ایسی تحریریں آتی ہیں جو صرف بڑے اور اہل علم لکھ سکتے ہیں۔ ہم ایسی تحریریں شائع کرنے سے معذور ہیں۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

اور کہا کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ وہاں پر سیاسی استحکام کے لئے آپس کے جھگڑوں کو ختم کیا جائے جب تک طاقت کے جھگڑے ختم نہیں ہوں گے تعاون کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔ اور وہ لوگ آپس میں تعاون کر بھی نہیں سکتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہاں پر امن قائم ہو اور ملک کو استحکام ملے آپ نے افغانی راہنماؤں کے لئے دعا کی اور وہاں کی حکومت کے لئے بھی کہ وہ سب مل جل کر آپس میں اتحاد پیدا کریں۔

آپ کا خط ملا

مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ اہلیہ بشارت الرحمن صاحب باب الابواب ربوہ سے لکھتی ہیں:

الفضل کے روحانی مضامین کی تعریف کرنا گویا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے کیونکہ تمام مضامین ہی اپنی نوعیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔ گذشتہ دنوں اس قدر دل نشین مضامین الفضل میں پڑھے کہ لطف آ گیا۔ خاص طور پر رفیعہ عباس صاحبہ کا مضمون خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے بارہ میں پڑھ کر دل خدا کی حمد سے معمور ہو گیا۔ خدائی نعمتوں کے تمام پہلوؤں پر اس قدر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے کہ بلاشبہ واقعی مضمون نگار مبارکباد کی مستحق ہیں۔ ارشاد ربانی ہے کہ میرے بندوں میں سے بہت ہی کم میری نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہ مضمون پڑھ کر شدت سے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا احساس ہوا۔

علاوہ ازیں یادِ رفتگان کے تمام مضامین ہی سبق آموز اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتے ہیں لیکن چند دن قبل شائع ہونے والا مضمون محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا محمد منور صاحب کا ذکر خیر پڑھ کر تو بہت ہی روحانی سکون ملا۔ اور اس عظیم ہستی کی ذات پر رشک آیا کہ کیسی بے نفس اور فنا فی اللہ وجود تھیں اگر ہر عورت میں یہی روح پیدا ہو جائے تو یہ دنیا جنت ارضی بن جائے اور فطرتاً عورت دوسری عورت کا وجود اپنی اہلی زندگی میں برداشت نہیں کرتی مگر اس خدا شناس عورت نے اس بات کی بھی نفی کر دی اور عملی زندگی میں فراخدلی سے دوسری عورت کا وجود برداشت کیا۔ بلاشبہ یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا۔

اس بلند پایہ ذکر خیر میں خدا تعالیٰ کی خاطر صبر و رضا اور خدمت دین کا بے لوث جذبہ تحمل و بردباری اور بے نفس ہو کر لاشئے محض ہو جانا جیسے انمول سبق ملتے ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم اور اخلاق حسنہ سے متصف بہن کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

ہے کہ خدام الاحمدیہ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ جو بچے تعلیم کے قابل ہیں ان کو تعلیم میں لگایا جائے۔ اور نوجوانوں کے اندر دینی تعلیم کا شوق پیدا کیا جائے۔ اور وعظ و نصیحت کو کام میں لاتے ہوئے لوگوں کے اندر تعلیم کے متعلق دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور جہاں زیادہ مشکلات ہوں اس کے متعلق مرکز کو اطلاع دیں۔ مرکز جس حد تک ان کی مدد کر سکتا ہو کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدام الاحمدیہ پوری محنت اور کوشش سے کام کریں تو دو تین سال میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد پہلے کی نسبت دگنی تگنی ہو سکتی ہے (یہ ارشاد حضور انور نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو فرمایا۔ تقریب خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع تھی)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۹۸ ۔ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری محمد انور صاحب قوم جٹ ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۶ ع شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۳-۳-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ والد صاحب نقد ۲۵۰۰۰ روپے (۲) طلائی انگوٹھی ۱/۲ تولہ مالیتی ۱۸۰۰ ، (۳) سلائی مشین مالیتی ۱۲۰۰ روپے حق مہر ۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم عبدالرحمٰن ناصر صاحب ابن غلام محمد صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ ناصرہ عطیہ خان صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب خان صاحب حال مقیم کینیڈا بعوض -/۵۰۰۰ ڈالر حق مہر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت الاحمدیہ لالیاں میں پڑھا۔ مکرم عبدالرحمٰن ناصر صاحب مکرم یار محمد صاحب رفیق حضرت اقدس کے پوتے اور مکرم میاں روشن دین صاحب مجوکہ کے نواسے اور ناصرہ عطیہ خان صاحبہ مکرم میاں روشن دین صاحب مجوکہ کی پوتی اور مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی کی نواسی ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت

○ مکرم شیخ تنویر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کو اللہ تعالٰے نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالٰے نے بچے کا نام "فرخ احمد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب واقف زندگی کے والد محترم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی چند دنوں سے بہت علیل ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

○ مکرم داؤد احمد صاحب کا مورخہ ۲۷ نومبر ۹۲ء کو ایکسیڈنٹ ہونے سے دائیں ٹانگ تین جگہ سے ٹوٹ گئی۔ آپریشن ہو گیا ہے مگر گھٹنے سے نیچے خون مکمل طور پر نہیں جا رہا۔

○ مکرم منیر احمد صاحب خداداد سٹریٹ شالیمار ٹاؤن لاہور کی اہلیہ بیمار ہیں۔

○ مکرم رشید احمد جنجوعہ صاحب کی بہو محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ آف جرمنی کا ریڑھ کی ہڈی کا کینسر اپریشن ہونا ہے۔ اس سے قبل دو اپریشن ہو چکے ہیں۔

○ محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالواحد صاحب سردی لگنے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

گورنمنٹ جامعہ نصرت میں یوم اقوام متحدہ

گذشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی گورنمنٹ جامعہ نصرت میں بزم سیاسیات کے تحت ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو یوم اقوام متحدہ انتہائی جوش و خروش سے منایا گیا۔ اس تقریب کے سلسلہ میں ہال کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ نے بزم سیاسیات کی تمام عہدیداران کو بیجز لگائے اور اس کے بعد عام تقریب کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے تقریری مقابلہ ہوا جس کا موضوع تھا۔ "اقوام متحدہ اور امن عالم" جس میں تمام جماعتوں کی طالبات نے حصہ لیا اور موضوع کے حق میں اور مخالفت میں دلائل پیش کیئے اور اس مقابلہ کے اختتام پر ہال کے فیصلے کے مطابق یہ بات طے پائی کہ اقوام متحدہ امن قائم کرنے والا ادارہ ہے۔ کوئز مقابلہ کے بعد جنرل اسمبلی کا سیشن پیش کیا گیا جس میں طالبات نے اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی نمائندگی کی۔

آخر میں پرنسپل صاحبہ نے پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے۔ اور آخر میں یہ تقریب قومی ترانہ کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ضمنی نتیجہ امتحان انصاراللہ

(سہ ماہی دوم ۱۹۹۲ء)

قبل ازیں امتحان دوم سنہ ۹۲ء نمایاں پوزیشن اور خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار کے اسمائے گرامی شائع ہو چکے ہیں۔ نتیجہ مرتب ہونے کے بعد تقریباً پانچ صد مزید حل شدہ پرچے دفتر میں موصول ہوئے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل احباب خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے اللہ تعالٰے یہ اعزاز مبارک کرے

۱۔ مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب شیخوپورہ
۲۔ " رشید احمد صاحب عزیز پور ڈوگری ڈسکہ
۳۔ " قریشی محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت وسطی
۴۔ " ڈاکٹر نذیر احمد مغل صاحب نفیس نگر۔ سندھ
۵۔ " محمود احمد قریشی صاحب سمن آباد لاہور
۶۔ " سید سجاد احمد صاحب دارالرحمت
۷۔ " سلطان احمد صاحب ۳۶۳/EB تحصیل بوریوالا

اس طرح اب امتحان سہ ماہی دوم سنہ ۹۲ء میں کل ۲۷۱ مجالس کے ۲۶۲۳ انصار نے خدا کی دی ہوئی توفیق سے شرکت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب انصار بھائیوں کو اپنے علم و فضل میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

مالک ہے۔ اگرچہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ اسی کا ہے۔ اور اسی کی عطا ہے لیکن جب وہ اپنے بندوں کو دنیا کے اموال میں سے کچھ دیتا ہے اور اس کے بندے اس کے کہنے پر اس کی رضا کے لئے ان اموال میں سے کچھ واپس کرتے ہیں تو وہ ان کے اس دین کی قدردانی کرتا ہے اور وہ شکور رب ایک تو بڑھوتی کرتا ہے دنیا میں بھی اور روحانی ترقیات کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اور اخروی زندگی میں بھی جو زیادتی ہو گی۔ اس کا تخیّل بھی یہ مادی دماغ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ چند روزہ زندگی کے چند ناقص اعمال اور قربانیاں جو ایک کمزور انسان خدا کے لئے پیش کرتا ہے اس کے مقابلہ میں ابدی جنتیں اسے عطا کی جاتی ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء)

۱۔ عشرہ وصولی وقف جدید کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔
۲۔ کیا آپ نے چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے۔
۳۔ وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔
۴۔ کیا آپ نے بچوں کا بھی چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے۔
۵۔ سیکرٹری وقف جدید سے رابطہ کریں کہ کیا آپ کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے۔
۶۔ چندہ وقف جدید جلد از جلد ادا فرمائیں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری محمد انور صاحب چک نمبر ۸۶ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد نمبر ۱ رانا مشہود احمد مربی سلسلہ چک نمبر ۸۷ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد نمبر ۲ نیاز احمد مبشر چک شمالی نمبر ۸۶ ضلع سرگودہا۔

مسل نمبر ۲۸۶۹۹ میں پروین اختر زوجہ محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن کراچی حال شاہدرہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱۰ تولہ ۲۲ قیراط مالیتی -/۵۵۰۰۰ درہم (۲) حق مہر بذمہ خاوند بارہ ہزار روپے -/۱۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ چار صد درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ پروین اختر زوجہ محمد نواز شاہدرہ۔ گواہ شد نمبر ۱ طاہر احمد بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۱۲۲ گواہ شد نمبر ۲ سجاد احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۷۱۲۰

عنوان مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ سہ ماہی اوّل "استقامت"
آخری تاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

شعبہ امداد طلبہ صدر انجمن احمدیہ کے مشروط بآمد شعبہ کے طور پر کام کر رہا ہے جو متعدد یتیم، نادار اور مستحق طلبہ کی مالی نگہداشت کر رہا ہے اور ایسے بیسیوں طلبہ اس شعبہ کی مالی معاونت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب سے مالی اعانت کی درخواست ہے۔ یہ رقوم براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اسیطرح رقوم شعبہ امداد طلبہ نظارت تعلیم میں بھی جمع کروا کے رسید حاصل کی جا سکتی ہے۔

(نگران امداد طلبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۹ ، دسمبر :۔ آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔

○ بابری مسجد کی شہادت پر رنج و غم کے اظہار کے لئے پاکستان بھر میں ۸ ، دسمبر کو یوم احتجاج منایا گیا ۔ ملک بھر میں ہڑتال رہی ۔ ہر قسم کے سرکاری غیر سرکاری دفاتر اور ادارے بند رہے ۔ قریباً تمام شہروں میں بڑے بھاری جلوس نکلے گئے جن میں حکومت کے وزراء اور دیگر سیاسی لیڈروں نے خطاب کیا ۔

○ لاہور میں بہت بڑا جلوس نکالا گیا ۔ جس سے وزیر اعلیٰ پنجاب اور مسٹر شہباز شریف نے خطاب کیا ۔ صوبہ سرحد بلوچستان اور سندھ میں بھی وزراء اعلیٰ نے جلوسوں میں شمولیت کی اور تقاریر کیں ۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے بابری مسجد کی شہادت پر قومی لائحہ عمل طے کرنے کے لئے تمام سیاستدانوں کو مذاکرات کی دعوت دی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ میں دیانت داری سے محسوس کرتا ہوں کہ بابری مسجد کے سانحہ پر متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے مربوط اور منظم قومی سوچ کی ضرورت ہے ۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے بابری مسجد کے سانحہ پر اسلامی ملکوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسجد کی دوبارہ تعمیر تک بھارت کو تیل کی سپلائی بند کر دیں ۔ اور اس پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں ۔ انہوں نے مختلف سربراہان مملکت کے نام اپنے علیحدہ علیحدہ مکتوبات میں اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھانے کی تجویز پیش کی ۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیماراؤ اس وقت پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے جب مسلمانوں کا ایک وفد بابری مسجد کے سانحہ پر اپنے جذبات کے اظہار کے لئے ان کے پاس گیا ۔ انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل نہیں کروا سکے ۔

○ بابری مسجد کے سانحے پر ملک گیر جلسوں میں بعض جگہ ہنگامے بھی ہو گئے مردان میں مظاہرین پر پولیس نے فائرنگ کر دی ۔ لورالائی میں مندر کا ملبہ گرنے سے ۵ ، ہندو بچے اور ایک عورت ہلاک ہو گئی ۔ سبی اور قلات میں جن میں ۲۰ ، افراد ہلاک ہو گئے ۔ کرفیو نافذ کر دیا گیا ۔ حب (بلوچستان) میں فوج طلب کر لی گئی ۔ پولیس کی فائرنگ اور لاٹھی چارج ۔

○ سکھر، کوئٹہ اور کوٹڑی میں ہندوؤں کے سینکڑوں مکانات اور دکانیں نذر آتش کر دی گئیں ۔ کراچی میں سات مندر اور ہندوؤں کے اڑھائی سو گھر جلا دیئے گئے ۔ پولیس اہلکاروں سمیت درجنوں افراد زخمی ہو گئے ۔ ضلع جنوبی میں سب سے زیادہ رد عمل دیکھنے میں آیا ۔ کراچی شہر میں سارا دن مظاہرین اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں آنکھ مچولی ہوتی رہی ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستانی حکومت کی خاموشی سے بھارتی حکومت اور ہندوؤں کے حوصلے بڑھے ہیں ۔

○ ملک بھر میں بابری مسجد کے سانحہ پر احتجاج کرنے والے مشتعل لوگوں نے ۸۰ ، مندر گرا دیئے ۔ کئی مندروں کو آگ لگا دی گئی ۔ صرف لاہور میں ، ا مندر گرائے گئے جن میں مشہور جین مندر، شاہ عالمی مارکیٹ کا مندر، ماڈل ٹاؤن اور دیگر مندر شامل ہیں ۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے بھی بابری مسجد کے سانحہ پر کل جماعتی کانفرنس طلب کر لی ہے ۔

○ پاکستان نے بابری مسجد کے سانحہ پر غور کرنے کے لئے اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے ۔

○ فیصل آباد میں وزیر مملکت راجہ نادر پرویز نے خود گینتی کے وار کر کے مندر توڑا ۔ مندر کو مسمار کرنے کے بعد وزیر مملکت اور جماعت اہلسنت کے سیکرٹری نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا ۔ یہ مندر جھنگ بازار کے باہر واقع تھا ۔ اور سیتارام مندر کے نام سے مشہور تھا ۔

○ بابری مسجد کے سانحہ پر احتجاج کرنے والوں نے لاہور کی مال روڈ پر ایک پرائیویٹ کثیر منزلہ عمارت کو آگ لگا دی نیلا گنبد میں بھی دکانوں کے سامان کو آگ لگائی گئی ۔

○ ایرانی دفتر خارجہ نے بابری مسجد کی شہادت پر بھارت سے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے ۔

○ منگل کے روز افغان متحارب گروہوں کے درمیان شدید لڑائی کے دوران ایران اور ترکی کے سفارتخانوں کی عمارتوں پر راکٹ گرے ۔ شہر میں بکتر بند گاڑیاں گشت کر رہی ہیں ۔

○ متحدہ عرب امارات نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ مسجدوں کے تقدس کی حفاظت کرے ۔

بابری مسجد کی شہادت پر رنج و غم کے اظہار کے لئے ربوہ میں ۸ ، دسمبر کو صدر انجمن احمدیہ سمیت تمام جماعتی دفاتر بند رہے ۔ اس کے علاوہ سرکاری دفاتر اور سکول و کالج سمیت تمام تعلیمی ادارے بھی بند رہے ۔ ربوہ کے تمام بازاروں میں کھانے پینے کی دکانیں اور ہر قسم کی دکانیں بند تھیں ۔ سڑکوں پر ٹریفک بھی برائے نام تھی ۔

الفضل کیلئے اشتہارات کے نئے نرخ

ادارہ الفضل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے اشتہارات کے نرخ پر نظر ثانی کی گئی ہے ۔ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء سے نئے ریٹس مندرجہ ذیل ہوں گے :۔

بیرون : آخری صفحہ ۔/۵۰۰۰ روپے ـــــ آخری نصف صفحہ ۔/۲۵۰۰ روپے

اندرون : فی صفحہ ۔/۴۰۰۰ روپے ـــــ نصف صفحہ ۔/۲۰۰۰ روپے

بیرونی صفحہ ۔/۱۰۰ روپے فی کالم فی انچ ۔ اندرونی صفحہ ۔/۷۵ روپے ۔ شادی و ولادت (کم از کم) ۔/۱۰۰ روپے ـــــ (مینیجر الفضل)

اعلان داخلہ

والدین کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ربوہ میں پہلی بار بچوں کی نرسری کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے جو یورپین ممالک میں رائج جدید طریقۂ تعلیم کے عین مطابق ہے ۔ نرسری کے بعد بچے نصرت جہاں اکیڈمی میں اعتماد کے ساتھ پریپ میں داخل ہو سکیں گے ۔ اسی طرح جو بچے اس سال نصرت جہاں اکیڈمی کی پریپ کلاس میں داخل نہ ہو سکیں گے ۔ ان کے لئے پریپ کلاس کا انتظام کیا گیا ہے ۔ اور پھر وہ بچے آئندہ سال نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاس ون میں داخل ہو جائیں گے نرسری کے بچوں کو ریفریشمنٹ اور سٹیشنری سکول کی طرف سے مہیا کی جائے گی جس کے لئے علیحدہ چارجز نہ ہونگے ۔ داخلہ شروع ہے جو ۳۱ ، دسمبر تک رہے گا ۔ اوقاتِ کار صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک ہفتہ تا جمعرات ۔ سکول کی ذاتی ویگن کا بندوبست ہے ویگن سے نصرت جہاں اکیڈمی کے بچے بھی استفادہ کر سکتے ہیں ۔ پرنسپل الصادق ماڈرن نرسری سکول (نزد اقصیٰ چوک ربوہ)

فلو کیور ہٹو سمیل // FLU CURATIVE SMELL // ربوہ کا تحفہ

ساری دنیا کے لئے ۔ خود آزمایئے ۔ تسلی ہونے پر اسے دنیا میں پھیلایئے لوگوں کو غیر ضروری استعمالِ ادویہ (MEDICATION) سے بچا کر سُکھ کا سانس لینے کا موقع فراہم کیجئے ۔
میڈیکل اور نان میڈیکل دونوں لائنوں کے کاروباری دوست اپنے ملک اور علاقہ کیلئے ڈسٹری بیوشن لے سکتے ہیں ۔
موجد : راجہ نذیر احمد ظفر چیئرمین کیور ہٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ پاکستان ۔ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

حبوب مفید اٹھرا ۱۵ گرام ۔/۱۶ ۔ ۶۰ گرام ۔/۴۸

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۔/۱۵۰ روپے

زد جام عشق خاص ۔/۴۸۰ روپے

روشن کاجل ۔/۵ روپے

تریاق معدہ ۔/۱۰ روپے ۔/۲۰ روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

NASIR

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ